احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 18 جنوری 2012ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 18 جنوری 2012ء 23 صفر 1433 ہجری 18 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 15

حق مارنے والے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تین شخص ہیں جن کا میں قیامت کے دن دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر اس نے دغا کیا اور ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کا مول کھایا اور ایک وہ شخص جس نے ایک مزدور رکھا اور اس سے اس نے پورا کام لیا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔

(صحیح بخاری کتاب الاجارہ باب اثم من منع اجر الاجیر حدیث نمبر2109)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں میں نے بہت خرچ کیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ و خیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعلِ اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبرگیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔ ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں (۔) یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو.......... مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں۔ اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی .... (النحل: 91) یعنی اول نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلا وے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے دے کہ تو اپنے بچہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہوگی تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہوگی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے۔ کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص216)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ضرورت انسپکٹران مال

وقف جدید انجمن احمدیہ میں انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مکمل کوائف، تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپی، صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش اور اپنی ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر کے ہمراہ ناظم مال وقف جدید ربوہ کے نام مورخہ 31 جنوری 2012ء تک ارسال کریں۔ خوشخطی کے حامل امیدواران کو ترجیح دی جائے گی۔

امیدوار کی تعلیمی قابلیت : ایف اے۔ ایف ایس سی (کم از کم 45 فیصد نمبر)

(ناظم مال وقف جدید)

مشعلِ راہ

حضرت مولوی برہان الدین صاحب کا صبر و استقلال

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی برہان الدین صاحب کا نمونہ۔ حضرت مسیح موعود ابتداء میں جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو حضور لیکچر دینے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ تشریف لے جا رہے تھے اور دیگر احباب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ گلی سے گزرتے ہوئے کسی نے ازراہ شرارت کوٹھے پر سے راکھ کی ٹوکری پھینک دی۔ حضور تو خدا کے فضل سے بچ گئے کیونکہ آپ گزر چکے تھے۔ ٹوکری کی راکھ والد صاحب کے سر پر پڑی۔ (یہ ان کے بیٹے بیان کر رہے ہیں)۔ بس پھر کیا تھا بوڑھا آدمی، سفید ریش، لوگوں کے لئے تماشا بن گیا۔ چونکہ آپ کو حضرت صاحب سے والہانہ اور عاشقانہ محبت تھی۔ بس پھر کیا تھا اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور ایک حالت وجد طاری ہوگئی اور نہایت بشاشت سے کہنا شروع کیا 'پا مایئے پا، پا مایئے پا'۔ یعنی مائی یہاں ڈالو یہاں۔ فرماتے تھے شکر ہے خدا کا حضرت صاحب کے طفیل یہ انعام حاصل ہوا۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔ حضرت صاحب جب سیالکوٹ سے واپس آئے تو خدام آپ کو گاڑی پر چڑھانے کے بعد واپس گھروں کو جا رہے تھے تو یہ کسی وجہ سے اکیلے پیچھے رہ گئے۔ تو مخالفوں نے پکڑ لیا اور نہایت ذلت آمیز سلوک کیا۔ یہاں تک کہ منہ میں گوبر ڈالا۔ مگر والد صاحب اسی ذلت میں عزت اور اسی دکھ میں راحت محسوس کرتے تھے۔ اور بار بار کہتے تھے ''برہانیا، ایہہ نعمتاں کیتھوں''۔ یعنی اے برہان الدین! یہ نعمتیں کہاں میسر آ سکتی ہیں۔ یعنی دین کی خاطر کب کوئی کسی کو دکھ دیتا ہے۔ یہ تو خوش قسمتی ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، ستمبر 1977ء صفحہ 1-15)

حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے بارہ میں حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب (یعنی آپ کے بیٹے) تحریر فرماتے ہیں کہ ''احمدیت قبول کرنے کے بعد مالی حالت کا یہ حال تھا کہ مہینوں اس ارزانی کے زمانہ میں ہم گھر والوں نے کبھی گھی کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ ایندھن خریدنے کی بجائے شیشم کے خشک پتے جلایا کرتے تھے۔ مگر خشک پتوں سے ہانڈی نہیں پکتی۔ اس لئے پہلے دال کو گھر ہی میں بھون لیا کرتے تھے۔ اس کے بعد اسے پیس لیتے تھے۔ اب ہانڈی میں پانی، نمک، مرچ ڈال کر نیچے پتے جلانے شروع کرتے۔ جب پانی جوش کھاتا تو وہ بھنی اور پسی ہوئی دال ڈال دیتے۔ یہ ہماری ترکاری ہوتی جس سے روٹی کھاتے۔''

''عام طور پر جوار، باجرہ اور گیہوں کی روٹی کبھی کبھار۔ بجائے گھی کے تلوں کا تیل استعمال ہوتا تھا۔ ساگ کی بجائے درختوں کی کونپلیں ساگ کے طور پر پکا کر کھاتے تھے۔ لباس پرانے زمانہ کے زمینداروں کا تھا نہ کہ مولویوں کا۔ کہتے ہیں کہ دراصل والد صاحب کو حضرت صاحب سے مل کر ایک عشق اور محبت، شوق اور جوش پیدا ہوگیا تھا اور اس عشق و محبت اور وارفتگی کی وجہ سے آپ کو اپنے آرام و آسائش اور خوراک کی قطعاً پرواہ نہ تھی۔ بس ایک ہی دھن تھی کہ جو عشق کی آگ ان کے اندر تھی وہی عشق الٰہی، محبت رسولؐ اور حضرت صاحب کا عشق لوگوں کے دلوں میں لگا دوں۔ اور بس ہر وقت یہی خیال، یہی جذبہ، یہی عشق، یہی غم اور یہی فکر کہ کس طرح احمدیت پھیل سکتی ہے۔ کھانے کی نہ پینے کی نہ پہننے کی پرواہ۔ جس طرح میں نے اور میری والدہ نے ان حالات میں وقت گزارا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ باوجود اس قدر تنگ دستی اور ناداری کے خودداری اور صبر اور استقلال کی ایک مضبوط چٹان تھے۔ اور دین کے معاملہ میں ایسے غیور کہ کوئی لالچ اور کسی قسم کا دوستانہ اور رشتہ دارانہ تعلق درمیان میں حائل نہیں ہو سکا، الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اور ہماری بھی ایسے ماحول میں پرورش ہوئی کہ دنیا اور مافیہا ہماری نظروں میں ہیچ۔ اس استغناء کو دیکھ کر آخر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب مولوی صاحب کو تنخواہ دیتے ہیں۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، ستمبر 1977ء صفحہ 11-12)

(روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

مکرم و محترم سید عبدالحی صاحب کی وفات

فلک نے علم و حکمت کا زمیں پر اِک جہاں دیکھا
سمندر کی طرح خاموش بحرِ بیکراں دیکھا

بہت عرصہ گذارا میں نے ان کے ساتھ کاموں میں
سدا شفقت، محبت اور اُلفت کا سماں دیکھا

مواقع گفتگو کے ہوں، شگفتہ باتوں میں اکثر
ظرافت کو سدا ان کی طبیعت میں عیاں دیکھا

ضرورتمند ہو، ماتحت ہو یا اَور کوئی ہو
سبھی کے واسطے ہردم شفیق و مہرباں دیکھا

خلافت کے اشاروں کو بہت خوبی سے سمجھا تھا
خلافت کے تقاضوں کا ہمیشہ پاسباں دیکھا

اطاعت کا مرقع نیز اخلاص و محبت سے
امورِ سلسلہ میں صاحبِ قلبِ تپاں دیکھا

محبت کے بکھیرے پھول اس دنیا کی محفل میں
دیارِ مہر واُلفت میں سبھی کا دلستاں دیکھا

ملا صبرِ جمیل ایسا کہ غم کے کوہساروں میں
ہمالہ سے بھی اِک مضبوط دل مثلِ چٹاں دیکھا

نکالو جو بھی پہلو سادگی کا اُس کا مظہر تھے
ہمیشہ خاکساروں کا امیرِ کارواں دیکھا

لب و لہجہ میں نرمی اور شرافت اور حلاوت تھی
سبھی سے گفتگو میں آپ کو شیریں زباں دیکھا

جدھر تشریف لے جاتے اُدھر خوشیاں بکھر جاتیں
بہاروں کو سہانے راستوں پر گُلفشاں دیکھا

دہر میں چلچلاتی دھوپ ہو یا خوف کے سائے
سروں پر آپ کو ہم نے سدا اِک سائباں دیکھا

جہاں بدلا تو دفتر کے دَر و دیوار روتے ہیں
کہاں وہ چل دیا جو دینی کاموں میں نہاں دیکھا

کبھی نہ بھول پائے گا زمانہ ایسی ہستی کو
ملا ایسا نہیں ہم کو زمانے میں جہاں دیکھا

طاہر محمود احمد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم ناصرالدین بلوچ صاحب

میرے پیارے چچا جان مکرم ناصر احمد ظفر صاحب

مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک دفعہ شعراء کے پروگرام منعقدہ 15 مارچ 1994ء میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا ’’آپ کا میرے ساتھ اگرچہ طالبعلمی اور استاد کا رشتہ تو نہیں رہا لیکن مجھ سے تعلق بہت گہرا تھا۔ قرآن کریم کے اوپر بھی بہت عبور تو کسی کو نہیں ہوسکتا مگر قرآنی مطالب کو سمجھنے کا شوق بہت تھا۔ ایک عجیب درویش انسان تھے‘‘۔

(بحوالہ کلام ظفر ص15)

ان کو اللہ تعالیٰ نے 31 جنوری 1934ء کو ایک بیٹا عطا فرمایا۔ بیٹے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ناصر احمد عطا فرمایا۔ میرے پیارے چچا جان مکرم ناصر احمد ظفر صاحب نے تاحیات اس دنیا میں محبتیں اور خوشیاں بانٹیں اور اس تقسیم میں اپنے پرائے، رشتہ دار یا غیر رشتہ دار، احمدی یا غیر از جماعت کا کوئی فرق روا نہیں رکھا۔ آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہٗ ادا کرنے کی کوشش کی۔

میں نے بچپن میں جب کبھی آپ کے گھر اپنی والدہ کے ساتھ جانا تو دیکھنا کہ آپ اور چچی جان مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ اپنے بزرگ والدین اور خاص طور پر ان دنوں دادا جان مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب جن کی آخری عمر میں نظر بہت کمزور ہوگئی تھی کی بہت خدمت کرتے نظر آتے۔ چچی جان بھی تہجد گزار، قرآن پاک کی عاشق، کمال صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور اور بزرگ خاتون تھیں۔ یہ دونوں وجود مندرانی بلوچ برادری کی رونق تھے اور ان کا گھر ایک چھوٹی سی جنت تھا۔ دونوں وجودوں کی مہمان نوازی کے حوالے سے یہ بھی خوبی تھی کہ خواہ کتنے ہی مہمان ہوں ہر کسی سے محبت اور خلوص بھری مسکراہٹ سے ملتے۔ دادی جان نے بفضل اللہ تعالیٰ لمبی عمر پائی آخری چند سالوں میں کافی حد تک ان کی یادداشت نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ اپنی مصروفیات کے باوجود چچا جان اور آپ کے بچوں نے بھی ان کی بہت خدمت کی۔ وہ بعض اوقات کسی بات کا بچوں کی طرح بار بار پوچھتیں یا کہتیں اور آپ ہر بار محبت اور خلوص کے ساتھ جواب دیتے۔ چچا جان نے حوصلہ سے اپنے والدین اور پندرہ سال قبل ہر قدم پر ساتھ دینے والی شریک حیات کی وفات کا صدمہ برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔ سبھی بچے بفضل اللہ تعالیٰ اپنے والدین کی طرح بہت سی خوبیوں کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا کی بیشمار نعمتوں سے نوازے (آمین) چچا جان نے جب بھی اپنی بچیوں کا ذکر کرنا تو چار نہیں بلکہ سات بیٹیاں بیان کرنا۔ آپ نہ صرف اپنی بہوؤں کو اپنی بیٹیاں کہتے تھے بلکہ اپنی بیٹیوں سے بڑھ کر ان سے محبت کرتے تھے۔ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے تو ہر شخص ہی فطرتاً پیار کرتا ہے مگر میں نے دیکھا کہ آپ نے نہ صرف بھائیوں، بہنوں اور ان کے بچوں کے ساتھ بے انتہا پیار کیا بلکہ اپنی اہلیہ مرحومہ کے بھائی، بہنوں اور ان کے بچوں کے ساتھ بھی تادم آخر نہ صرف پیار کیا بلکہ ان کی ہر مشکل میں ان کا ساتھ دیا۔

جب آپ محض سرکاری ملازم تھے تو تب بھی قناعت سے سرشار ایک سخی وجود تھے اور جب اللہ تعالیٰ کا مزید فضل ہوا اور بچے بیرون ملک چلے گئے تو اس سخاوت میں مزید اضافہ ہوگیا۔ بلوچ برادری (مندرانی) اور بٹ برادری (آپ کے سسرال) دونوں وسیع خاندان ہیں۔ ان خاندانوں کا چھوٹا بچہ بھی اگر کسی ضرورت کے لئے آپ کے گھر گیا تو آپ نے ضرورت پوری کی۔ کسی بچی کی شادی ہوتی تو بغیر کو کسی بتائے یا خود بچی کے والدین کو ایک خطیر رقم دے آتے یا پھر اس کا انتظام کر دیتے۔ اگر کسی احمدی کو غلط مقدمے میں کسی غیر از جماعت نے مخالفانہ فطرت کی وجہ سے جیل بھجوا دیا تو اس کی رہائی کے لئے حتی الوسع کوشش کرنی اور پھر اللہ کے فضل سے جب وہ رہا ہو جاتا تو بے حد خوش ہوتے۔ زندگی کے آخری ایام میں جب آپ بستر علالت پر تھے آپ نے ایسے ہی ایک احمدی کی رہائی کا بندوبست فرمایا اور وہ بالآخر رہا بھی ہوگیا۔ ادھر وہ رہا ہوا اور ادھر چچا جان خود بھی قید غم حیات سے رہائی پاگئے۔

اگر کسی کو ملازمت کی وجہ سے پریشانی ہوتی تو اس کی تعلیم کے مطابق ملازمت کے لئے بھرپور کوشش کرنی اور خود راقم بھی ان میں سے ایک ہے۔ میں نے چچا جان کی بیماری کے دوران ولی محمد صاحب (سابق کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول) کارکن دفتر وصیت سے ذکر کیا کہ چچا جان نے برادری کے ہر فرد کے ساتھ ہمیشہ نیکی ہی کی ہے تو ولی محمد صاحب کہنے لگے نہ صرف برادری بلکہ احمد نگر کے ہر گھر پر ان کے احسان ہیں۔ آپ کی ذات میں ایک انفرادی خصوصیت یہ تھی کہ آپ کسی کے ساتھ بھی جب نیکی کرتے تو بعد میں کبھی بھی اس پر یہ ظاہر نہ کرتے کہ فلاں وقت اس کے ساتھ نیکی کی تھی۔ میری ذات پر بھی چچا جان کے بے انتہا احسانات ہیں۔ آپ کی ہمدردی کا انداز ہی نرالا تھا۔ میں جب ساڑھے پانچ سال بعد یو۔ کے سے ڈیپورٹ ہوا تو شروع میں بہت پریشان تھا۔ آپ ایک دوپہر خود بڑی چاہت سے کھانا لے کر آئے۔ ساتھ بیٹھ کر کھایا اور کہنے لگے بالکل پریشان نہیں ہونا کیونکہ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ کی زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ آئے لیکن آپ نے ہمیشہ اپنے والد صاحب مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی طرح ہر مشکل کو حوصلہ، تحمل اور فراست سے حل کیا۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ نامساعد حالات میں مساعد حالات کے لئے جدوجہد کرنا ہی جوانمردی ہے اور ہم نے آپ کو ہمیشہ اس قول میں صادق پایا۔ آپ کی زندگی بھی بلاشبہ آپ کے والد صاحب کے اس شعر کی مصداق تھی۔ ؎

کتنا ہے خوش نصیب ظفر آج تک جسے
دنیا کے حادثات پریشاں نہ کر سکے

رشتہ داروں میں کبھی کبھار چھوٹی موٹی رنجشیں ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ بعض لوگ کم علمی کی وجہ سے دلآزاری کی باتیں بھی کر جاتے ہیں۔ آپ نے ہمیشہ ان باتوں کو نہ صرف نظرانداز کرنا بلکہ اگر انہی لوگوں کو کبھی کوئی مشکل یا مسئلہ پیش آنا تو دل کی بشاشت سے ان کی مدد کرنی۔ چچا جان کو لڑائی جھگڑوں کے معاملات کو کمال فراست اور دانشمندی سے حل کرنا آتا تھا۔ اگر خاندان میں کسی کے گھر میں کوئی رنجش ہو جاتی تو بڑے پیار سے اس کے گھر جاتے اور بڑی اپنائیت سے کہتے کہ میری بات مانو گے صلح کرو گے تو اٹھوں گا ورنہ تمہارا مہمان ہوں اور جب گھر والوں کی آپس میں صلح ہو جاتی تو بڑے خوش ہوتے اور پھر یہ نصیحت کرجاتے کہ زندگیوں کا کوئی اعتبار نہیں، گھر بھی نعمت ہوتے ہیں، اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔ وفات سے چند ہفتے قبل ہمارے گھر آئے اور میرے والد صاحب یعنی اپنے بزرگ نابینا بھائی کو بڑی محبت سے کہنے لگے میں آپ سے معذرت کرنے آیا ہوں۔ میں اور والد صاحب حیران ہوئے کہ چچا جان کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ نے وجہ یہ بتائی کہ مجھے اپنے بھائی کا خیال جیسے رکھنا چاہئے تھا ویسے رکھ نہیں سکا۔ کیونکہ اس عمر میں بھی آپ کی زندگی بہت مصروف تھی۔ یہ سراسر آپ کی عاجزی تھی ورنہ آپ نے زندگی کی ہر مشکل میں نہ صرف یہ کہ میرے والد صاحب کا ساتھ دیا بلکہ موقع کی مناسبت سے ہمیشہ دانشمندانہ اور ہمدردانہ مشورہ بھی دیا۔

آپ کو بعد از ریٹائرمنٹ بھی وقف کی طرح دفتر امور عامہ اور دفتر صدر عمومی میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ اس عمر میں بھی کہیں کوئی واقعہ ہو جاتا یا پولیس کے حوالے سے کوئی کیس ہوتا تو دن یا رات کی پرواہ کئے بغیر آپ جاتے۔ دفتر میں بھی روزانہ ہمسایوں کے جھگڑے، میاں بیوی کے جھگڑے یا ساس بہو کے جھگڑے وغیرہ آپ بڑی فراست سے حل کرتے۔ گروپس غصے سے بھرے ہوئے آتے اور بڑی محبت کے ساتھ مصافحے کرتے ہوئے چلے جاتے۔ ایک دو واقعات کا تو میں خود عینی شاہد ہوں کہ کس طرح بظاہر ٹوٹتے بکھرتے گھروں کو یکجا کر دیا اور آج وہ خوش و خرم اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ احمد نگر کے قریب ایک تیز رفتار گاڑی نے جو ربوہ کا ڈرائیور چلا رہا تھا، انجانے سے ایک آدمی ٹکر مار کر ہلاک کر دیا۔ معاملہ بہت گھمبیر تھا مگر آپ نے دونوں فریقوں کو بٹھا کر معاملہ حل کروا دیا ایسے معاملات سالہا سال تک عدالتوں میں چلتے ہیں پھر جہاں معاملہ احمدی اور غیر از جماعت کا ہو تو اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ جن کا بندہ مرجاتا ہے وہ تو بہت غصے میں ہوتے ہیں لیکن آپ نے کمال فراست سے اس معاملے کو حل کیا۔

آپ کو خلافت سے بھی بے انتہا عشق تھا۔ آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ذاتی تعلق تھا۔ آپ اکثر ان مقدس ہستیوں کی محبتوں کا بڑے رشک سے ذکر کرتے۔ کچھ واقعات الفضل میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہو چکے ہیں۔ غیر از جماعت احباب کے ساتھ بھی آپ کا بہت گہرا تعلق تھا۔

پولیس کے اعلیٰ افسران ہوں، جھنگ کے بڑے سیاستدان ہوں یا ربوہ کے گردونواح کے زمیندار ہوں سب آپ کی بہت عزت کرتے۔ آپ کی وفات پر میں نے دیکھا کہ یہ لوگ تینوں دن اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر آئے اور ان کی نم آنکھوں میں آپ کے لئے محبت جھلکتی ہوئی نظر آتی تھی۔ ؎

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

چچا جان نے بفضل اللہ تعالیٰ 77 سال کی ایک بھرپور زندگی گزاری۔ آپ کی صحت مند زندگی کے راز روزانہ صبح کی سیر اور بلاناغہ صبح کا نہانا اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی اور مثبت سوچ تھا۔ دو ماہ قبل آپ کو بخار کے علاج کے لئے دی گئی ادویات کے مضر اثرات کی وجہ سے جگر نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ پہلے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور پھر شیخ زید ہسپتال لاہور میں اس بزرگ ہستی کا نہ صرف دواؤں سے علاج جاری رہا بلکہ صدقات اور دعاؤں سے ان کی صحت کے لئے بھرپور کوشش کی گئی۔

مگر پیارے قادر مطلق اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس واپس بلالیا۔ ہم شرح صدر سے یہی کہتے ہیں۔ ع

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل

(ولادت اکتوبر 1911ء۔ وفات 23 جنوری 2004ء)

اب جبکہ خدا کے فضل سے خلافت احمدیہ کے مبارک قیام پر 104 سال کا زمانہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں سے نصف زمانہ حضرت مصلح موعود کی موعود خلافت کا زمانہ ہے جو باون سالوں پر محیط ہے۔ 1914ء سے 1947ء تک حضرت مصلح موعود کا قیام قادیان میں رہا اور تقسیم ہند کے بعد آپ نے پاکستان ہجرت فرمائی اور ربوہ نام سے مرکز جدید قائم کیا اور 1965ء تک آپ کا قیام پاکستان میں بنتا ہے اور نہایت کامیاب اور سنہری دور خلافت سے سرخرو ہو کر 7 اور 8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب آپ کا وصال ہوا اور آپ خدا کے حضور حاضر ہوگئے۔

حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دور خلافت میں کئی سلطان نصیر عطا فرمائے جنہوں نے حضور کی راہنمائی اور تربیت اور حضور کی ہی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ان لوگوں کے نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہیں گے اور آنے والی نسلیں ان کے ساتھ منسوب ہونے میں فخر محسوس کریں گی۔ حضرت مصلح موعود کے دور خلافت کے نصف آخر میں ایک خادم دین، بے نفس، ایثار پیشہ اور خاموش خدمت کرنے والے بزرگ کا نام "ملک محمد عبداللہ" ملتا ہے جنہیں جماعتی نظام کے متعدد شعبوں میں کئی نامور بزرگوں کے ساتھ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ملک محمد عبداللہ صاحب ہمیں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دینیات (Theology) کا مضمون پڑھاتے تھے۔ ان کے ایک صاحبزادے ڈاکٹر ملک مقبول احمد صاحب ہمارے ایف ایس سی میں کلاس فیلو تھے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے پی ایچ ڈی کرنے کی توفیق دی اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں سروس کرتے رہے۔

اس مضمون میں ملک محمد عبداللہ صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج (جیسا کہ وہ اس وقت مشہور تھے) پر کچھ لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جس کا احاطہ کرنا آسان نہیں۔ آپ واقف زندگی تھے۔ قادیان میں جامعہ میں پڑھتے رہے۔ پھر مولوی فاضل بھی کیا۔ آپ کی Active Service تو خلافت ثانیہ کے نصف آخر (یعنی کم از کم 25 سالوں پر) خلافت ثالثہ کے ابتدائی سالوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو لمبی زندگی دی اور آپ نے خلافت رابعہ کا بھی پورا دور دیکھا۔ خلافت خامسہ (موجودہ خلافت) کے دوسرے سال 84 سال کی عمر میں ان کا وصال ہوا ہے۔ ان کی لمبی اور دیرینہ اور بے لوث خدمات کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مکتوب گرامی سے لگایا جا سکتا ہے جو ان کے صاحبزادے ڈاکٹر ملک مقبول احمد صاحب کو مخاطب کر کے حضور نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔

"ملک صاحب ماشاء اللہ تمام عمر اخلاص و وفا کے ساتھ اپنا عہد نباہتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور نسلوں کو بھی ان جیسی وفا، اخلاص اور نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے اور یہی اصل چیز ہے جس سے اولادیں بزرگوں کا نام زندہ رکھ سکتی ہیں۔"

آپ کے حالات زندگی اور خدمات دین و ملت کا احاطہ کرنے کے لئے تو ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے تاہم ان کی خدمات کی ایک جھلک ان کی مختصر کتاب "میری یادیں" (تالیف ملک محمد عبداللہ فاضل عربی وار دو سابق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ) سے دیکھی جا سکتی ہے۔ جن بزرگ ہستیوں کے ساتھ انہوں نے کام کیا ان میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث)، صاحبزادہ مبارک احمد صاحب، صاحبزادہ ڈاکٹر منور احمد صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری وغیرہ۔

آپ نے اپنی زندگی میں جماعتی اخبارات و رسائل میں مسلسل اور بیشمار مضامین لکھے اور بعض اہم تصنیفات میں بھی حصہ لیا اور خود بھی کتب تصنیف کیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی پر "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے ایک اہم کتاب لکھی اس کتاب کے آغاز میں عرض حال کے تحت لکھا ہے۔ اس رسالہ کی تیاری میں مجھے مکرمی ملک عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے حوالوں وغیرہ کی تلاش میں اور کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے میں بہت مدد دی ہے۔

(مرزا بشیر احمد قادیان 20 دسمبر 1939ء)

19 نومبر 1937ء کو حضرت مصلح موعود نے رفقاء بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کو محفوظ کرنے کی اہم تحریک فرمائی۔ اس تحریک میں ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مولانا شیخ عبدالقادر صاحب اور ملک فضل حسین صاحب نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

(ماہنامہ مصباح نومبر 1995ء ص 7,6)

کلام محمود کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا 24 نومبر 1965ء کا نوٹ قابل ذکر ہے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے منظوم کلام کا یہ انتخاب ملک محمد عبداللہ صاحب نے بلاک کی طباعت میں شائع کیا ہے جو خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔

آپ حضرت مصلح موعود کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری رہے اور حضور کی بنائی ہوئی ایک انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی میں بھی (بطور مینیجر) کام کرتے رہے اور اس کی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کیا۔ حضور کے کئی خصوصی ہنگامی کاموں میں بھی آپ کی شاندار خدمات ہیں ہجرت کے بعد کلیمز (Claims) کا کام بھی آپ کے ذمہ رہا آپ کے پاس تفصیلی نقشے موجود رہتے تھے۔

آپ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر بھی رہے میرے سامنے اس وقت 5 راگست 1935ء کا شمارہ ہے جس پر لکھا ہے ایڈیٹر ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل جامعہ۔ آپ مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ بھی رہے۔ آپ کو حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ ترجمۃ القرآن اور حضرت ملک غلام فرید صاحب کے ساتھ تفسیر القرآن انگریزی کے لئے Cross References پر کام کرنے کا موقع ملا (دونوں بزرگوں کے خطوط محررہ 2 مئی 1944ء اور 26 مئی 1968ء میں تذکرہ ملتا ہے)

آپ کی اپنی تصانیف میں خلافت ثانیہ کا عہد مبارک، تمام دنیا میں (دعوت احمدیت)، مجاہدین ملت، تعارف جماعت احمدیہ وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کو مضامین لکھنے کا بہت شوق تھا اور سالہا سال تک بلکہ زندگی کے آخری لمحات تک آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ کو مربی کے طور پر بھوج ریاست کچھ، جام نگر، جے پور، میسور، بنگلور، ریاست چمبہ، جالندھر، ہوشیار پور، آزاد کشمیر وغیرہ میں خدمت کا موقع ملا، آپ کے بارے میں ایک ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب) کی رپورٹ بڑی دلچسپ ہے لکھا ہے "یہ ایک اچھے مربی ہیں لیکن ان کی تحریر تقریر سے زیادہ بہتر ہے۔"

(میری یادیں ص 61)

یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ انسانی استعدادوں اور اخلاص کے مطابق جتنا خدمت دین کا کام کسی سے لینا چاہتا ہے اس کی توفیق بھی دے دیتا ہے بعض کو نمایاں مقام پر فائز کر کے کام لیتا ہے اور بعض کو کسی نمایاں شخصیت کے نائب کے طور پر رکھ کر اہم کام لے لیتا ہے۔ اگرچہ ملک محمد عبداللہ صاحب کو براہ راست حضرت مصلح موعود کے ساتھ اور کئی بزرگوں کے ساتھ خدمت دین کا سنہری موقع ملتا رہا لیکن آپ کی خدمت کا لمبا عرصہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ گزرا اور علمی کاموں میں آپ ان کی معاونت کرتے رہے اور حضرت میاں صاحب کو آپ پر پورا اعتماد تھا اور ہمیشہ آپ کے کام سے خوشی کا اظہار فرماتے رہے۔ ایک نمایاں بات جو ملک محمد عبداللہ صاحب کی زندگی پر نظر کرنے سے کھل کر سامنے آتی ہے کہ کئی ایک اہم کاموں کے لئے حضرت مصلح موعود کی نظر انتخاب آپ پر ہی پڑتی رہی اور سلسلہ کے بیشمار شعبوں میں آپ کو خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا جو بہت کم لوگوں کے مقدر میں ہوتی ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ کے والد حضرت ملک حسن محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے اور ان کی بیعت 1902ء کی ہے۔

احمدیوں سے بلند توقعات

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

میں نہیں جانتا کہ دوسرے دوستوں کا کیا حال ہے لیکن میں تو جب ریل گاڑی میں بیٹھتا ہوں میرے دل میں حسرت ہوتی ہے کہ کاش! یہ ریل گاڑی احمدیوں کی بنائی ہوئی ہو، اور اس کی کمپنی کے وہ مالک ہوں۔ اور جب میں جہاز میں بیٹھتا ہوں تو کہتا ہوں کاش! یہ جہاز احمدیوں کے بنائے ہوئے ہوں اور وہ ان کمپنیوں کے مالک ہوں۔ میں پچھلے دنوں کراچی گیا تو اپنے دوستوں سے کہا کاش! کوئی دوست جہاز نہیں تو کشتی بنا کر ہی سمندر میں چلانے لگے اور میری یہ حسرت پوری کر دے اور میں اُس میں بیٹھ کر کہہ سکوں کہ آزاد سمندر میں یہ احمدیوں کی کشتی پھر رہی ہے۔ دوستوں سے میں نے یہ بھی کہا کاش! کوئی دس گز کا ہی جزیرہ ہو جس میں احمدی ہی احمدی ہوں اور ہم کہہ سکیں کہ یہ احمدیوں کا مُلک ہے کہ بڑے کاموں کی ابتداء چھوٹی ہی چیزوں سے ہوتی ہے۔

یہ ہیں میرے ارادے اور یہ ہیں میری تمنائیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم کام شروع کریں مگر یہ کام ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ ان جذبات کی لہریں ہر ایک احمدی کے دل میں پیدا نہ ہوں اور اس کیلئے جس قربانی کی ضرورت ہے وہ نہ کی جائے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 79)

مکرم فرید احمد صاحب نوید

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب

آپ کے باغیچے کے لئے چند بنیادی اور مفید باتیں

باغبانی کا شوق مزیدار ہونے کے ساتھ ساتھ مفید اور صحت مند شوق ہے۔ تاہم ہماری بھاری اکثریت کچھ بنیادی باتوں کے نہ جاننے کی وجہ سے اس مشغلے کو اختیار نہیں کر پاتی۔ ذیل میں ہم آپ کے لئے بہت ہی بنیادی نوعیت کی چھوٹی چھوٹی باتیں پیش کر رہے ہیں جن پر عمل کر کے آپ اپنے گھر میں بھی ایک خوبصورت باغیچہ تیار کر سکتے ہیں۔

آغاز مختصر رکھیں

سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جب آپ گھر میں باغبانی کا آغاز کریں تو صرف اتنے پودے رکھیں جنہیں آپ آسانی کے ساتھ سنبھال سکتے ہیں۔ کیونکہ گھر میں باغبانی کے آغاز کے لئے آپ پودے تو بہت آسانی سے خرید سکتے ہیں لیکن ابتداء میں زیادہ پودوں کو سنبھالنا ایک مشکل کام ہو گا اس لئے آغاز محض چند پودوں سے کریں اور صرف ان پودوں کو چنیں جو آپ کو بہت زیادہ پسند ہوں۔ ایک معیاری آغاز کے لئے آپ کا باغیچہ 12x8 فٹ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔

آغاز سے پہلے پورا منصوبہ بنائیں

سوچ سمجھ کر اور منصوبہ بندی سے کئے جانے والے کام ہمیشہ بہتر رہتے ہیں اس لئے کام کے آغاز سے قبل منصوبہ بندی ضرور کریں خواہ اس کے لئے آپ کو کچھ وقت ہی کیوں نہ خرچ کرنا پڑے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ مربوط انداز میں لگائے ہوئے پودے نہ صرف دیدہ زیب معلوم ہوتے ہیں بلکہ یہ بات ان کی صحت اور افزائش کے لئے بھی مفید ہوتی ہے۔

درست زمین کا انتخاب کریں

جب بھی آپ اپنے گھر میں باغیچہ بنانے یا پودے لگانے کا ارادہ کریں تو ایک مرتبہ گہری نظر سے اپنے گھر کے ان تمام ممکنہ مقامات کا جائزہ لیں جہاں آپ پودے لگا سکتے ہیں۔ پودے کو بڑھنے اور افزائش کے لئے ایک سازگار ماحول درکار ہوتا ہے اس لئے جس جگہ کا بھی آپ انتخاب کریں کچھ دنوں تک اس کا گہرا جائزہ لیں۔ یہ دیکھیں کہ سورج کی روشنی اس جگہ پر مختلف اوقات میں کتنی پڑتی ہے۔ سائے کی صورت حال کیا ہے۔ موسموں کے ادلنے بدلنے سے سورج کی براہ راست روشنی پر کوئی فرق تو نہیں پڑتا وغیرہ۔ یہ سب باتیں آپ کی باغبانی اور پودوں کے لئے مدد و معاون ثابت ہوں گی۔

پودے اس لئے ہوتے ہیں کہ آنکھوں کو بھلے لگیں

جب آپ پودے لگائیں یا باغیچہ بنائیں تو ابتداء سے ہی یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ پودے اس لئے لگائے جارہے ہیں کہ دیکھنے والے کی آنکھوں کو خوبصورت معلوم ہوں اور ہر ایک دیکھنے والا سہولت سے انہیں دیکھ سکے۔ اس لئے یہ اہتمام ضرور کریں کہ چھوٹے قد کے پودے سامنے اور بڑے قد کے پودے ان کے پیچھے لگائیں۔

پودوں سے پیار کا تعلق ضروری ہے

پودوں کے لئے جگہ کا انتخاب کرتے ہوئے یہ خیال رکھیں کہ پودے ایسی جگہ لگائے جائیں جو آپ کے معمول کے آنے جانے والی جگہ ہو اور جہاں سے اکثر آپ کا گزر ہوتا ہو۔ یہ تعلق اور روزمرہ کا میل جول پودوں کی بیماریوں یا ان کو پہنچنے والے نقصانات سے آپ کو فوری طور پر آگاہ کر دیا کرے گا اور آپ انہیں جلد از جلد دور کر سکیں گے۔ یہ بات بہت سچ ہے کہ ”پودوں کے لئے سب سے بہترین کھاد باغبان کے قدموں کی خاک ہوا کرتی ہے“۔

پودوں کے درمیان مناسب فاصلہ ضروری ہے

پودے لگاتے ہوئے ان کے باہمی فاصلے پر بھی توجہ ضروری ہے کیونکہ زیادہ نزدیک لگے ہوئے پودے ایک دوسرے کی افزائش میں روک بن جاتے ہیں۔ نیز پتھر کی دیواروں اور روشوں سے بھی کچھ مناسب فاصلہ دیکھ کر پودا لگانا چاہئے۔

فطرت کے مطابق چلیں

کامیاب باغبانی کے لئے یہ بات بہت اہم ہے کہ پودوں کو ان کی فطرت کے مطابق ماحول مہیا کریں۔ ایک ماہر سے ماہر باغبان بھی دھوپ میں چلنے والے پودوں کو کمرے میں نہیں چلا سکتا نہ ہی زیادہ پانی میں پنپنے والے پودے کو خشک زمین میں اگا سکتا ہے۔ اس لئے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ فطرت نے ہر پودے کو ایک مخصوص ماحول کے لئے بنایا ہے۔ اپنے گھر کے ماحول اور گرد و پیش کے مطابق پودے منتخب کریں یہ بات آپ کے کام کو بہت آسان کر دے گی کیونکہ عملاً آپ پودے کی فطرت کے مطابق چل رہے ہوں گے نہ کہ اس کے خلاف۔

کتنے پودے خریدے جائیں

جب آپ پودوں کو اگانے کے لئے جگہ کا انتخاب کر لیں تو اس کی مناسبت سے پودے خریدیں۔ یہ دھیان میں رکھیں کہ ہر ایک پودے نے بڑا ہو کر اپنی ایک جگہ گھیرنی ہے اس لئے پودا خریدتے وقت مالی یا متعلقہ پودے کی کیٹلاک سے یہ بات ضرور معلوم کر لیں کہ یہ پودا عموماً کتنا اونچا ہوتا ہے اور اس کی چوڑائی کتنی ہوتی ہے؟ پودے کی لمبائی اور حجم کے مطابق اسے درست جگہ دے کر آپ اندازہ لگا لیں کہ اپنے باغیچے کے لئے آپ کو کتنے پودے درکار ہیں۔

زمین ایسی نہ ہو جہاں پانی کھڑا ہو جاتا ہو

ایک متوازن اور صحت مند باغیچے کے لئے یہ بات بہت اہم ہے کہ اس میں پانی کا نکاس بالکل درست ہوتا ہو۔ یہ نہ ہو کہ آپ پودوں کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کر بیٹھیں جہاں بارش کے نتیجے میں یا ویسے ہی ایک جگہ پانی کھڑا ہو جاتا ہو۔ زیادہ پانی کے نتیجے میں پودوں کی افزائش متاثر ہوتی ہے پودوں کو آکسیجن کی فراہمی متاثر ہوتی ہے اور پودے جل جاتے ہیں۔

پودوں کو ہوا کی تباہ کاریوں سے بھی بچائیں

نرم و نازک بچوں کی طرح پودے بھی سخت ہوا سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جو تیز ہواؤں کی زد میں نہ آتی ہو۔ پودوں کے لئے ایسی جگہ مناسب ہوتی ہے جہاں آتے آتے ہوا کا زور ٹوٹ جائے۔

پودے بھی گھر کا ایک حصہ ہیں

ہم اپنے گھروں کی سجاوٹ پر بے شمار وقت اور پیسہ صرف کرتے ہیں لیکن یہ بات بھول جاتے ہیں کہ ہمارے گھروں کا ایک بنیادی حصہ پودے ہیں۔ اگر آپ اپنے باغیچے کو گھر کا ایک کمرہ سمجھیں تو آپ محسوس کریں گے کہ اس میں گھاس ایک قالین کی طرح بچھی ہوئی ہے۔ اس میں لگی ہوئی باڑیں دیواروں کی طرح ہیں اور اس کمرے کا ساز و سامان اور فرنیچر پودے ہیں جو خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ پس پودے لگانے کے بعد ان کی بھی ویسی ہی حفاظت ضروری ہے جیسی آپ گھر کے باقی حصوں اور ساز و سامان کی کرتے ہیں۔

توازن ایک اہم چیز ہے

آپ باغیچہ جتنا بھی بڑا بنائیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بنیادی چیز جو ہر ایک باغیچے کے لئے لازم ہے وہ توازن ہے۔ جگہ کا استعمال متوازن طور پر کیجئے اور اگر ہو سکے تو اپنے باغیچے کو مختلف برابر حصوں میں تقسیم کر لیجئے۔ یہ بات آپ کے پودوں کے حسن کو دوبالا کر دے گی۔

اپنے باغیچے کو ایک تصویر کی طرح سجائیں

جس طرح ایک مصور اپنی پینٹنگز میں مختلف رنگ بکھیر کر اسے حسین بناتا ہے اسی طرح آپ اپنے باغیچے میں ترتیب سے رنگوں کا استعمال کر کے اسے دیدہ زیب بنا سکتے ہیں۔ رنگوں کا توازن اور باہم ربط بہت درست ہونا چاہئے تاکہ دیکھنے والے کو آپ کا باغیچہ ایک خوبصورت تصویر کی طرح نظر آئے۔ یہ بات یقیناً آپ نے محسوس کی ہو گی کہ تصویر میں شوخ اور گہرے رنگ ابھر کر دیکھنے والے کو نزدیک محسوس ہوتے ہیں جب کہ ہلکے رنگ دبے ہوئے اور دور محسوس ہوتے ہیں اس لئے اگر آپ اپنے چھوٹے باغیچے کو بڑا دکھانا چاہتے ہیں تو ہلکے رنگ کے پھولوں کا انتخاب کریں اور اسی طرح ایک بڑے اور وسیع باغیچے کو مناسب دکھانے کے لئے گہرے اور شوخ رنگ کے پھول لگائے جا سکتے ہیں۔

گھر کی اندرونی سجاوٹ اور بیرونی رنگوں میں توازن

آپ نے گھر کے باغیچے میں جو پھول لگائے ہیں ان کا ایک مقصد یقیناً یہ بھی ہو گا کہ پھولوں کے جوبن کے دنوں میں آپ ان پھولوں کو اتار کر گھر میں مختلف جگہوں پر سجا سکیں اس لئے پودے

لگاتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ گھر کی اندرونی سجاوٹ جن رنگوں کا تقاضہ کرتی ہے صرف انہی رنگوں کے پھول لگائے جائیں۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ پھول آپ نے اپنے گھر کی سجاوٹ کے لئے ہی تو لگائے ہیں۔

اگر آپ پودوں کو زیادہ وقت نہیں دے سکتے تو......!

اگر آپ کی مصروفیات اس بات کی اجازت نہیں دیتیں کہ آپ پودوں کے لئے بہت سا وقت نکال سکیں تو بھی کوئی بات نہیں۔ ایسی صورت میں آپ کے لئے آسان ترین راستہ یہ ہے کہ آپ ایسے پودوں کا انتخاب کریں جو دیدہ زیب تو ہوں لیکن بہت احتیاط اور وقت کا تقاضا نہ کرتے ہوں۔ نازک پودا لگا کر اسے جلا لینے سے بہتر ہے کہ آپ نسبتاً سخت جان پودوں کا انتخاب کریں اس کے لئے پھول دینے والی بیلیں آپ کے بہت کام آ سکتی ہیں جو بہت مشکل حالات کو بھی برداشت کر لیتی ہیں۔

درخت اور سبزیاں بھی لگائیں

پھولدار پودوں کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ ہر ایک گھر میں کسی قدر پھلدار درخت اور سبزیاں بھی لگائی جائیں۔ یہ بات درست ہے کہ آپ چند روپوں کے عوض بازار سے سبزی خرید سکتے ہیں لیکن اپنے ہاتھ سے لگائی ہوئی سبزی اور پھل آپ کو خوشی کی جو عجیب کیفیت دیتے ہیں وہ بازار سے حاصل کردہ چیزوں سے نہیں مل سکتی۔ اپنے گھروں میں کم از کم تین پھلدار پودے ضرور لگائیں جو آپ کی طرف سے آپ کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک خوبصورت تحفہ ہوگا۔

رات کے وقت پھولوں کا حسن

اگر آپ اپنے کام کی نوعیت کے اعتبار سے دن بھر گھر سے باہر رہتے ہیں اور صرف رات کو ہی اپنے باغیچے سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں تو پھر پھولوں کے چناؤ میں یہ بات مدنظر رکھیں کہ شوخ اور گہرے رنگ رات کو اپنی خوبصورتی کھو دیتے ہیں جب کہ ہلکے رنگوں کے پھول مثلاً سفید، آف وائٹ گلابی اور پیلے رنگ کے پھول رات کے اوقات میں بھی اپنی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اپنے باغیچے میں مناسب روشنی کا اہتمام کریں اور ان پھولوں سے رات کے وقت بھی محظوظ ہوں۔ اسی سلسلے میں یہ بات بھی اہم ہے کہ بعض اقسام کے پھول اور بیلیں رات کے وقت خوب معطر ہوتی ہیں اور ہر طرف خوشبو بکھیرتی ہیں۔ ماحول کو زیادہ اچھا بنانے کے لئے ان کا لگانا بھی مفید ہوگا۔

پودے پرندوں کو بلانے کا بھی ایک ذریعہ ہیں

خوبصورت پرندوں کی بیشتر اقسام پودوں سے بہت محبت کرتی ہیں اس لئے آپ کے گھر کا باغیچہ آپ کو اس بات کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے کہ آپ کے گھر میں پرندوں کی چہچہاہٹ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور خوبصورت اور دیدہ زیب پرندے وقتاً فوقتاً آپ کے گھر میں ڈیرے ڈالتے رہیں گے۔ اس سلسلے میں ایک بات یاد رکھیں کہ اکثر پرندے سرخ رنگ کے پھولوں سے گھبراتے ہیں اس لئے اپنے باغیچے میں سرخ پھول بہت زیادہ نہ لگائیں۔ خوبصورت پرندے اور دیدہ زیب تتلیاں آپ کے گھر میں پودے لگنے کے منتظر رہتے ہیں۔

پھلوں کے حصول کے لئے پولینیشن ضروری ہوتی ہے

قدرت نے پودوں کو بھی نر اور مادہ میں تقسیم کر رکھا ہے اس لئے پھلدار پودوں میں خصوصیت کے ساتھ پولی نیشن کی ضرورت پڑتی ہے لیکن یہ کوئی بہت مشکل بات نہیں ہے اس کے لئے آپ کسی بھی مالی سے رابطہ کرکے مشورہ لے سکتے ہیں۔ پھل دار پودے لگاتے وقت گھر میں دونوں اقسام کے پودے ضرور لگائیں۔

پودے کے لئے بیج کتنی گہرائی میں لگائیں؟

عام طور پر نوآموز باغبان جب کسی پودے کے لئے بیج لگاتے ہیں تو احتیاط کرتے کرتے بیج کو زیادہ ہی گہرا دبا دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ آپ بیج کو بو رہے ہیں نہ کہ اسے دفن کر رہے ہیں۔ اس لئے بیج کو زیادہ گہرائی میں لگانے کی نسبت کم گہرائی میں لگانا زیادہ بہتر ہے۔ اکثر پودوں کے بیج محض مٹی میں ڈھانپنے سے ہی چل جاتے ہیں۔ تاہم بیج سے پودا چلانے کے لئے تندرست اور اچھی نسل کے بیج خریدیں تا کہ پودا صحت مند ہو۔

پودوں کو کتنی دیر کے بعد پانی دینا چاہیے

گزشتہ وقتوں کا یہ فارمولا کہ ہر ہفتے میں ایک انچ پانی دیا جائے شاید آپ کو وقت میں ڈال سکتا ہے۔ پانی دینے کے لئے بہت زیادہ مشکل طریق اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ سادہ طریق پر اپنی انگلی کو سطح زمین میں دھنسا کر دیکھ لیں۔ اگر آپ محسوس کریں کہ دو انچ گہرائی کے بعد زمین خشک ہونے لگی ہے تو یہ وقت پانی کی ضرورت کے اعتبار سے نہایت مناسب ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ زیادہ پانی بھی اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا کم پانی۔

پودوں کو دوپہر اور رات کے وقت پانی نہ دیں

پودوں کو یا تو صبح سویرے پانی دیں یا پھر شام کے وقت۔ دوپہر کے وقت پودوں کو ہرگز پانی نہ دیں کیونکہ یہ پودے کے لئے بھی نقصان دہ ہے اور پانی بھی اس وقت زیادہ ضائع ہوگا۔ دوپہر کے وقت پانی دینے سے پودوں کے پتوں پر گرنے والے پانی کے قطرے عدسوں (Lenses) کی طرح سورج کی روشنی کو پتوں پر منعکس کرتے ہیں جس کی وجہ سے پودے جل جاتے ہیں۔ اسی طرح رات کو پانی دینے سے پودوں کی افزائش کم ہو جاتی ہے اور انہیں پھپھوندی لگنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اگر شام کے وقت پانی دینا ہو تو ایسے وقت میں دیں جب پودا رات تک اس پانی کو جذب کر لے۔

اپنی گلیوں کو بھی سایہ دار بنائیں

جب آپ اپنے گھر میں پودے لگانے کا سوچیں تو ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھیں کہ آپ کا شہر اور آپ کی گلیاں بھی آپ کے گھر سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے گھر کے بیرونی طرف بھی سایہ دار پودے ضرور لگائیں جو گزرنے والوں کے لئے سائے کا موجب بنیں اور دیکھنے میں بھی خوبصورت معلوم ہوں۔ اس مقصد کے لئے نسبتاً سخت جان اور زیادہ سایہ دار اقسام کا چناؤ کریں تا کہ کم سے کم محنت سے زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کئے جا سکیں۔

یہ مذکورہ بالا چھوٹی چھوٹی باتیں بظاہر بہت معمولی دکھائی دیتی ہیں لیکن درحقیقت یہ چھوٹی تو ضرور ہیں لیکن معمولی ہرگز نہیں ہیں۔ نباتات ہماری دنیا کا ایک ایسا ضروری حصہ ہیں جن پر ہماری زندگی کا مدار ہے۔ یہ پودے اور درخت ہمارے لئے بے شمار خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اسی لئے ہم سے تھوڑی سی توجہ کا بھی تقاضا کرتے ہیں۔ اگر آپ کچھ وقت اس صحت بخش مشغلے کے لئے نکال سکیں تو یہ نہ صرف پودوں کے لئے بہتر ہوگا بلکہ خود آپ کے لئے بھی آپ کے ماحول کے لئے بھی فرحت بخش اور حیرت انگیز فوائد کا موجب ہوگا۔

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

مکرم خالد اقبال صاحب

ٹریفک لائٹ

یہ زندگی کی آخری سبز بتی نہیں ہے

ٹریفک لائٹ ہم سب کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہے۔ اگر ہم اس کے بیان کردہ اصولوں پر عمل کریں تو ہم سب کی زندگی بہت ہی آسان ہو جائے۔ ٹریفک لائٹ ہمیشہ ان دو سڑکوں کے سنگم پر واقع ہوتی ہے جہاں پر ٹریفک کافی زیادہ ہو اور یہ اس لئے ہوتی ہے کہ دونوں اطراف سے آنے اور جانے والی ٹریفک کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ایک وقت میں ایک سمت سے ہی ٹریفک چلتی ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے دونوں اطراف سے ٹریفک چلتی رہتی ہے۔ اس طرح سے دونوں اطراف سے آنے اور جانے والی ٹریفک نہایت آرام سے رواں دواں رہتی ہے۔

اگر ٹریفک لائٹ کے سگنل کو غور سے دیکھیں تو اس میں تین مختلف رنگ کی بتیاں نظر آئیں گی۔ سب سے اوپر سرخ رنگ، درمیان میں پیلے رنگ اور نیچے سبز رنگ کی بتی ہوتی ہے اور اس کی یہ ترتیب دنیا بھر میں بالکل اسی طرح سے ہے اور اس کے جلنے کی ترتیب بھی دنیا بھر میں یکساں ہے۔ سبز بتی پر تمام ٹریفک چل رہی ہوتی ہے۔ جس میں کار، بس، ٹرک، موٹر سائیکل بلکہ سائیکل اور پیدل چلنے والے سب ہی شامل ہیں۔ جی ہاں سائیکل اور پیدل چلنے والے بھی۔ سرخ بتی کا مطلب یہ ہے کہ تمام ٹریفک رکی ہو۔ چونکہ گاڑی کی ایک رفتار ہوتی ہے اس لئے اس کو رکنے میں تھوڑا وقت ضرور لگتا ہے۔ لہٰذا سرخ سے سبز کے درمیان میں پیلے رنگ کی بتی رکھی گئی ہے۔ جب سبز بتی بند ہوتی ہے اس کے فوراً بعد پیلی بتی جلتی ہے۔ یہ چند لمحوں کے لئے ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ رکنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اسی دوران بتی پیلے رنگ سے سرخ رنگ کی ہو جاتی ہے جس پر تمام چلنے والے رک جاتے ہیں۔ پھر چند لمحوں کے بعد سرخ بتی کے ساتھ ہی پیلی بتی بھی روشن ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ چلنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اسی دوران دوسری طرف کی ٹریفک کو روکنے کے لئے پیلی بتی دکھا کر سرخ بتی دکھا دی جاتی ہے تا کہ وہ رک جائیں اور آپ کو جانے کے لئے راستہ صاف مل جائے۔ بس اتنی سی بات ہے مگر ہم سب کی سہولت کے لئے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم مظفر الحق کو گرنے کی وجہ سے کمر کے مہروں میں دب آ گئی ہے۔ علاج کے باوجود تکلیف میں افاقہ نہیں ہو رہا۔ رات بھی بے چینی میں گزرتی ہے کمر میں ہلکا درد ہوتا رہتا ہے جو کبھی تیز ہو جاتا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق خدا اپنے خاص فضل سے تمام تکلیفوں اور پریشانیوں کو دور کرتے ہوئے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناصر احمد نظام صاحب ترکہ مکرم بشیر احمد نظام صاحب)

۞ مکرم ناصر احمد نظام صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم بشیر احمد نظام صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 41/17 دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ امۃ القیوم اظہر صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم ظفر احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرم ناصر احمد نظام صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ ترکہ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب)

۞ مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری محمد صدیق صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 5/6 محلہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلے 195.25 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسارہ اور میری ہمشیرہ خورشید بی بی صاحبہ کے نام بحصص برابر منتقل کر دیا جائے۔ ہمارے والد چوہدری محمد صدیق صاحب اکیلے تھے ان کا کوئی بہن بھائی نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم عمر اعجاز صاحب ترکہ مکرمہ عذرا اعجاز صاحبہ)

۞ مکرم عمر اعجاز صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ عذرا اعجاز صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 42/4 محلہ دارالرحمت رقبہ 1 کنال میں سے 8 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم اعجاز احمد طاہر صاحب (خاوند)
2۔ مکرمہ عائشہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ شمائلہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم عمر اعجاز صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

گمشدہ رسید بک

۞ مورخہ 9 جنوری 2012ء کو ریلوے پھاٹک کے قریب باب الابواب غربی کی رسید بک نمبر 068360ب کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں خاکسار کے پاس جمع کروا دیں۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

وقف جدید۔ آسمان کی آواز

۞ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔ (الفضل 31 دسمبر 1959ء)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید ربوہ)

نابینا افراد کیلئے مفید کام

۞ احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا خلافت لائبریری ربوہ)

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔ (بخاری)

پھر فرمایا۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ”باب الصدقة“ ہے جہاں سے صدقہ و خیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔ (مسلم)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے صدقات/عطیہ جات فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضان اور مد ڈویلپمنٹ میں جمع کروا کر دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

۞ اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ نمبرز:
انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان
فون نمبرز آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل research.cell@saapk.org

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

گمشدہ زیور

۞ مکرم منصور احمد انور صاحب B-2 ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 14 جنوری 2012ء کو میری ہمشیرہ ناصر آباد جنوبی سے محلہ باب الابواب رکشہ پر جا رہی تھیں کہ ان کا سونے کا ایک بریسلٹ کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملا ہو۔ براہ مہربانی خاکسار تک پہنچا دیں یا اطلاع دے دیں۔ موبائل: 0300-8704480

درخواست دعا

۞ محترمہ فریحہ منظور رانا صاحبہ لندن یو۔کے لکھتی ہیں کہ میری دادی جان اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب سونگی مرحوم اور مکرم خلیل احمد سونگی صاحب شہید کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

خبریں

دباؤ کے باوجود پاک ایران گیس پائپ لائن منصوبہ جاری رہے گا پاکستانی وزیرخارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے پاک ایران گیس پائپ لائن منصوبہ اپنے مفاد میں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ منصوبہ 2014ء میں مکمل ہو جائے گا۔ امریکہ کی طرف سے ایران پر لگائی گئی تجارتی پابندیوں کا اطلاق گیس کی درآمد پر نہیں ہوتا۔ ہم نے تمام حالات اور دباؤ کے باوجود اس منصوبے کو اپنے قومی مفاد میں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاک ایران گیس پائپ لائن پروجیکٹ کو ہمارے قومی مفاد میں ترجیح حاصل ہے پاکستان نے اپنے حصہ کا کام مکمل کرلیا ہے۔

بلوچستان میں چمالانگ کے قریب فرنٹیئر کور سے جھڑپ چمالانگ کے علاقے بہلول بستی میں چاپ کے مقام پر سیکیورٹی فورسز کے اہلکار جب چوکیاں بنانے میں مصروف تھے تو ان پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا۔ سیکیورٹی فورسز اور مسلح افراد کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس کے نتیجے میں 13/افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

میموتحقیقات، سلامتی کمیٹی نے منصور اعجاز کو 26 جنوری کو طلب کر لیا قومی سلامتی پارلیمانی کمیٹی نے میموکیس تحقیقات میں منصور اعجاز کو 26 جنوری کو طلب کر لیا ہے۔ قومی سلامتی کمیٹی کے چیئرمین میاں رضا ربانی نے کہا ہے کہ منصور اعجاز کو نوٹس جاری کر دیا گیا ہے کہ وہ 26 جنوری کو 3 بجے شام پارلیمنٹ ہاؤس میں پارلیمانی کمیٹی کے سامنے پیش ہو جائیں۔ جبکہ منصور اعجاز، حسین حقانی اور ڈی جی آئی ایس آئی کو ہدایت کی ہے کہ وہ تحریری بیانات 23 جنوری تک پارلیمانی کمیٹی کے سیکرٹریٹ میں جمع کرادیں۔

سوئی میں گیس پائپ لائن کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا گیا سوئی کے علاقے میں گوپٹ کے مقام پر کراچی جانے والی پائپ لائن کو نامعلوم افراد نے دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔ پولیس کے مطابق سوئی سے کراچی جانے والی 18 انچ قطر کی گیس پائپ لائن کے ساتھ نامعلوم افراد نے دھماکہ خیز مواد نصب کر رکھا تھا جس کے پھٹنے سے پائپ لائن کو نقصان پہنچا ہے اور کراچی کو گیس کی سپلائی معطل ہوگئی ہے۔

ہلمند میں امریکی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ افغانستان کے جنوبی صوبے ہلمند میں اتحادی فوج کیلئے رسد کا سامان لے جانے والا ایک امریکی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوگیا ہے جس میں سوار 3 اہلکار ہلاک ہو گئے۔ جبکہ دوسری جانب طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ہلمند کے ضلع نادعلی میں ایک سفید رنگ کا ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے جس میں سوار تمام افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

ایران پر پابندیاں، سعودی عرب تیل کی پیداوار بڑھانے کیلئے تیار ہو گیا سعودی عرب نے کہا ہے کہ ایران پر مغربی ممالک کی نئی پابندیوں کے بعد تیل کی پیداوار میں ممکنہ کمی پوری کرنے کیلئے پیداوار بڑھانے کیلئے تیار ہیں۔ اس وقت پیداوار 9.8 ملین بیرل یومیہ ہے جسے بڑھا کر 12.5 ملین بیرل یومیہ کر سکتے ہیں۔ آبنائے ہرمز کو طویل عرصے تک بند نہیں رکھا جا سکتا کیونکہ عالمی برادری اس کی بندش برداشت نہیں کر سکتی۔

عراق میں 2 کار بم دھماکے موصل میں ایک رہائشی علاقے میں خوفناک کار بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 9 افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ دوسرا دھماکہ دارالحکومت بغداد سے 95 کلومیٹر دور جنوب میں واقع حلہ شہر کے مضافاتی علاقے میں ہوا جہاں صنعتی علاقے کو نشانہ بنایا گیا۔ دونوں دھماکوں کے نتیجہ میں مجموعی طور پر 13 افراد ہلاک جبکہ 18 زخمی ہوگئے۔

انجن کے بغیر پرندوں کی طرح انسانی پرواز کی کوششیں شروع مغربی سائنسدانوں نے انجن کے بغیر پرندوں کی طرح انسانی پرواز کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ امریکی ماہرین انسانی طاقت سے اڑنے والی فلائنگ مشین کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس مشین کو ایک شخص آپریٹ کرے گا اس سلسلے میں کسی قسم کی تربیت کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پرندے کی طرح فضاء میں کسی بھی طرف آسانی حرکت کی جا سکے گی۔ اس دوران زمین پر گرنے کا احتمال کم سے کم تر ہوگا۔

کمپیوٹر کورس میں داخلہ

کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ جامعہ نصرت میں درج ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلہ جاری ہے۔
خواہشمند طالبات 20 جنوری 2012ء تک داخلہ لے سکتی ہیں مزید معلومات کیلئے کمپیوٹر سنٹر رابطہ کریں

Computer Basics (Beginner Level)
Web Development (Advanced Level)

برائے رابطہ: 0476214719,0333 6707106
www.jamianusrat.co.nr

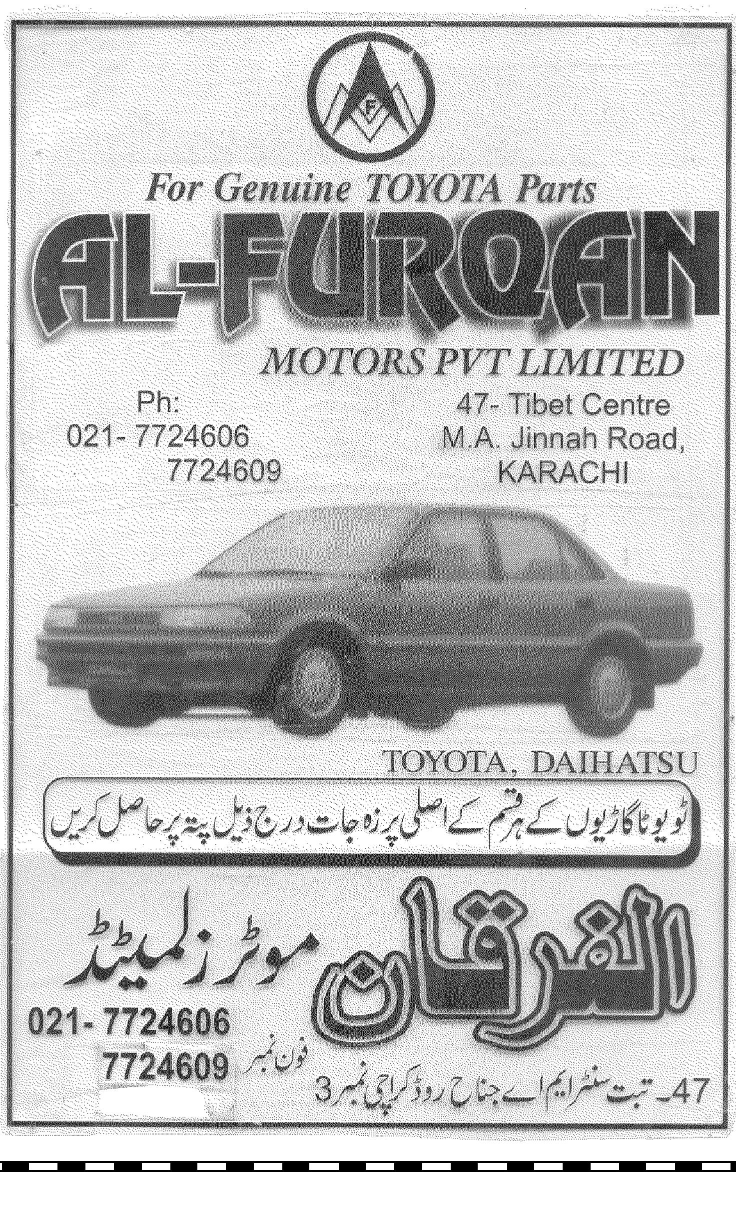

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:31

وصیت سیمینار

(جماعت احمدیہ ناروے)

جماعت احمدیہ ناروے کا سیمینار مورخہ 4 دسمبر 2011ء کو بیت النصر ناروے میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع اردو و نارویجن ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب سیکرٹری وصایا نے ''ایک موصی کی ذمہ داریاں'' پر تقریر کی بعد ازاں مکرم مولانا سید کمال یوسف صاحب سابق مربی سلسلہ احمدیہ ناروے نے ''وصیت کی برکات'' پر تقریر کی ایک نظم کے بعد مکرم چوہدری شاہد محمود صاحب کاہلوں مربی سلسلہ ناروے نے رسالہ الوصیت کا تعارف کروایا اس کے بعد احباب وخواتین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا ان سوالات کے جواب سیکرٹری وصایا اور مکرم مربی صاحب نے دیئے اس کے بعد مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے رسالہ الوصیت کی شرائط کے مطابق تقویٰ پیدا کرنے باہم الفت ومحبت سے رہنے کی پرزور تلقین کی۔ تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس سیمینار میں مردوں اور خواتین کی کل حاضری 178 تھی۔

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10